أَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

حج اور عمرہ قرآن مجید کی روشنی میں

استطاعت رکھنے والوں پر حج ادا کرنا فرض ہے۔

وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً وَ مَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (97:3) ۝

”لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ اس گھر کا حج کرے اور جو شخص اس کے حکم کی پیروی سے انکار کرے ، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔“ (سورۃ آلعمران ، آیت نمبر97)

حج کے مہینے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔

حج کے دوران شہوانی افعال ،لڑائی جھگڑا اور دیگر تمام گناہ کے کام حرام ہیں۔

قرض لے کر یا مانگ کر حج ادا کرنا جائز نہیں۔

اَلْحَجُّ اَشْہُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْہِنَّ الْحَجَّ فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوْقَ وَ لاَ جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَ اتَّقُوْنِ یَآ اُوْلِی الْاَلْبَابِ (197:2) ۝

”حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں، جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبردار رہنا چاہئے کہ حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل ، کوئی گناہ، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو او رجو نیک عمل کرے، وہ اللہ کے علم میں ہوگا۔ حج سفر کے لئے زاد راہ ساتھ لے کر نکلو اور سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ (سوال کرنے سے بچنا) ہے ۔ پس اے ہوشمندو! میری نافرمانی سے پرہیز کرو۔“ (سورۃ البقرۃ ، آیت نمبر197)

وضاحت : حج کے مہینے شوال ، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ لڑائی اور گناہ کے کام عام حالات میں بھی منع ہیں، لیکن حالتِ احرام میں یہ کام بدرجہ اولیٰ منع ہیں۔ اس لئے عام حالت کے مقابلے میں دوران حج ان کا زیادہ گناہ ہے۔

احرام باندھنے کے بعد کسی عذر کی بناء پر حرم نہ پہنچ سکنے پر حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والے)کی استطاعت کے مطابق ایک (اونٹ یا گائے یا بکری) قربانی دے کر احرام کھول سکتا ہے-

بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث ”یوم نحر“ سے قبل احرام اگر کسی شخص کو کھولنا پڑے‘ تو اسے تین روزے یا صدقہ یا ایک قربانی دینی چاہئے-

حرم سے باہر رہنے والے لوگ حج قران اور حج تمتع ادا کر سکتے ہیں لیکن حرم کے اندر رہنے والے لوگوں کو حج قران اور حج تمتع کرنا منع ہے-

حج قران اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی ادا کرنا واجب ہے-

جو شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے دس روزے رکھنے چاہئیں-

کسی شخص کی طرف سے عمرے یا حج کرنے کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو اس حج یا عمرے کو کسی دوسرے شخص کے نام سے نہیں کیا جا سکتا-

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰہِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْہَدْيِ وَلاَ تَحْلِقُوْا رُءُ وْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْہَدْىُ مَحِلَّہٗ ◆ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِہٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ◆ فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْہَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ◆ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَہْلُہٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (196:2)

اور جب حج اور عمرے کی نیت کرو، تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اسے پورا کرو اور اگر کہیں .. روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اللہ کی جناب میں پیش کرو اور جب تک قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے (یعنی ذبح نہ ہو جائے) اپنے سر نہ مونڈو مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور (اس وجہ سے وہ اپنا سرمنڈالے) تو اسے فدیے کے طور پر روزے رکھنے چاہئیں یا صدقہ دینا چاہئے یا قربانی کرنی چاہئے پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے (اور تم حج سے قبل مکہ پہنچ جاؤ) تو جو شخص تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھائے وہ حسب مقدور قربانی دے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات روزے گھر جا کر یعنی پورے دس روزے رکھے۔ یہ رعایت ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر بار مسجد الحرام کے قریب نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔“ (سورة البقرہ‘ آیت نمبر 196)

وضاحت : روزے اور صدقے کے بارے میں رسول اللہ e نے حدیث میں وضاحت ارشاد فرمائی ہے ” تین روزے رکھے جائیں یا چھ مسکینوں کو دو وقت کے کھانے کے برابر غلہ صدقہ کیا جائے ۔“جو تقریباً ساڑھے سات کلو بنتا ہے- ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 119۔ قربانی حدودِ حرم میں کسی جگہ بھی دی جا سکتی ہے۔ اگر حرم میں خود قربانی نہ دی جا سکے تو کسی دوسرے سے دلوائی جا سکتی ہے۔ یہ قربانی چونکہ کفارہ ہے اس لئے سارا گوشت مساکین اور فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے اس لئے نہ خود کھانا چاہئے نہ کسی غنی کو ہدیہ دینا چاہئے-

حالت احرام میں خشکی پر شکار کرنا منع ہے اگر کوئی شکار کرے تو اسے شکار کئے گئے جانور کے برابر قربانی دینی چاہئے-

يٰۤاَيُّہَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ وَ مَنْ قَتَلَہٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ ہَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِہٖ ◆ عَفَا اللّٰہُ عَمَّا سَلَفَ وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰہُ مِنْہُ وَاللّٰہُ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ (95:5)

” اے لوگو‘ جو ایمان لائے ہو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گزرے تو جو جانور اس نے مارا ہو اسی کے ہم پلہ ایک جانور اسے مویشیوں میں سے نذر کردینا ہو گا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے گا یا پھر اسی گناہ کے کفارے میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا یا اس کے بقدر روزے رکھنا ہوں گے تا کہ وہ اپنے کئے کا مزہ چکھے۔ پہلے جو کچھ ہو چکا اسے اللہ نے معاف کردیا اور جس نے اس حرکت کا اعادہ کیا تو اس سے اللہ بدلہ لے گا اللہ سب پر غالب ہے اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔“ (سورہ مائدہ‘ آیت نمبر 95)

حالت احرام میں سمندی شکار کرنا اور اسے کھانا جائز ہے۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِىْ اِلَيْہِ تُحْشَرُوْنَ (96:5)

” تمہارے لئے سمندر کا شکار (مارنا) اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے جہاں تم ٹھہرو‘ وہاں اسے کھا بھی سکتے ہو اور قافلے کے لئے زاد راہ بھی بنا سکتے ہو البتہ خشکی کا شکار تم پر حالت ِاحرام میں حرام کیا گیا ہے لہٰذا اس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سٰ بچو جس کی پیشی میں تم سب کو گھیر کر حاضر کیا جائے گا“ (سورہ مائدہ ، آیت نمبر96)

حج یا عمرہ کے دوران صفا اور مروہ پہاڑیوں کا طواف یعنی سعی کرنے کا حکم ہے۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (158:2)

” یقیناصفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں لٰہذا جو شخص بیت الہٰ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرے اور جو شخص برضاورغبت کوئی بھلا کام کرے گا اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔“ (سورة البقرة، آیت نمبر 158)

وضاحت : زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے صفا پر ”اساف“ اور مروہ پر ”نائلہ“ بت رکھے ہوئے تھے اور ان کا طواف کرتے تھے اس وجہ سے مسلمان صفا اور مروہ کا طواف کرنے میں متذبذب تھے کہ شائد صفا اور مروہ کی سعی زمانہ شرک کی ایجاد ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی تردید فرمائی ہے۔

حج ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تجارت کرنا بھی جائز ہے-

وقوف عرفات حج کا رکن ہے-

مزدلفہ میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کا حکم ہے- مشعر الحرام کے قریب وقوف کرنا افضل ہے-

لَیْسَ عَلَیْکُم جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَبِّکُمْ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْکُرُوْہُ کَمَا ھَدَاکُمْ وَ اِنْ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (198:2-199)

” اگر حج کے ساتھ تم لوگ اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرتے جاؤ‘ تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر جب عرفات سے (واپس) چلو تو مشعر الحرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہرکر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے پھر جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو اور اللہ سے معافی مانگو یقینا وہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورة البقرة، آیت نمبر 199-198)

ایام تشریق میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کا حکم ہے۔

ایام تشریق میں منیٰ سے 12 ذی الحجہ کو واپس آنا جائز ہے‘ لیکن 13 ذی الحجہ کو واپس آنا افضل ہے۔

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ فِی اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلاَ اِثْمَ عَلَیْہِ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلاَ اِثْمَ عَلَیْہِ لِمَنِ اتَّقٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ (203:2)

”یہ گنتی کے چند روز ہیں جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کچھ زیادہ دیر ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج

نہیں بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کئے ہوں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک دن اس کے حضور تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔“ (سورۃ البقرۃ ،آیت نمبر203)

حج ایک کثیر المقاصد اور کثیر الفوائد عبادت ہے-

طواف زیارت حج کا رکن ہے-

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالاً وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ لِّیَشْہَدُوْا مَنَافِعَ لَہُمْ وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰی مَا رَزَقَہُمْ مِّنْ بَہِیْمَةِ الْاَنْعَامِ فَکُلُوْا مِنْہَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ثُمَّ الْیَقْضُوْا تَفَثَہُمْ وَالْیُوْفُوْا نُذُوْرَہُمْ وَالْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ُ(27:22-28-29)

”(اے ابراہیم!) لوگوں کو حج کے لئے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں تا کہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کے لئے رکھے گئے ہیں اور چند مقرر دنوں (یعنی ایام نحر اور ایام تشریق) میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں (یعنی ذبح کریں) جو اس نے انہیں بخشے ہیں خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور (کسی نے اس موقع کے لئے نذر مان رکھی ہو تو) اپنی نذر پوری کریں اور قدیم گھر (یعنی بیت اللہ شریف) کا طواف کریں۔“ (سورۃ الحج،آیت نمبر 29-28-27)

[[[